12808 ـ دین میں چھلکا نہیں

سوال

اگر کوئی شخص کہے کہ داڑھی منڈوانا اور لباس چھوٹا پہننا چھلکا ہے دین کا اصول نہیں، یا جو کوئی ایسا عمل کرنے والے پر ہنسے تو اس کا شریعت میں حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ کلام بہت خطرناك اور عظیم برائی ہے، کیونکہ دین میں کوئی چیز بطور چھلکا نہیں بلکہ سارا دین ہی مغز اور گودا و اصل اور اصلاح ہے، جو فروع اور اصول میں تقسیم ہے، اور داڑھی اور کپڑا ٹخنوں سے اوپر رکھنے کا مسئلہ فروع میں سے ہے اصل نہیں.

لیکن امور دین میں کوئی چھلکا نہیں، جو کوئی ایسی کلام کرتا ہے خدشہ ہے کہ وہ اس سے دین میں نقص اور اسے مذاق و استہزاء کرنے کی بنا پر مرتد نہ ہو جائے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کہہ دیجئے کیا تم اللہ تعالی اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کرتے ہو، کوئی عذر پیش نہ کرو تم ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کر چکے ہو التوبۃ (65 ـ 66).

اور پھر داڑھی مکمل اور پوری رکھنے اور مونچھیں کاٹنے کا حکم تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور سب امور میں ان کے حکم اور نہی کی تعظیم کرنی واجب ہے.

ابو محمد ابن حزم رحمہ اللہ نے داڑھی پوری اور مکمل رکھنے اور مونچھیں کاٹنے میں اجماع ذکر کیا ہے کہ یہ معاملہ فرض ہے اور بلاشك و شبہ سعادت و خوشبختی اور عزت و تکریم اور بہتر انجام اور نجات تو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہے.

اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی میں ہلاکت و تباہی اور نقصان ہی نقصان اور برا انجام ہے، اور اسی طرح لباس ٹخنوں سے اوپر رکھنا بھی فرض ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو ٹخنوں سے نيچے لباس ہے وہ آگ ميں ہے "

اسے امام بخارى نے صحيح بخارى ميں روايت كيا ہے.

اور ايك روايت ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تين قسم كے افراد كو روز قيامت نہ تو اللہ تعالى ديكھے گا اور نہ ہى انہيں پاك كريگا، اور ان كے ليے المناك عذاب ہے ايك تو ٹخنوں سے لباس نيچے ركھنے والا، اور دوسرا احسان جتلانے والا، اور جھوٹى قسم اٹھا كر اشياء فروخت كرنے والا "

اسے امام مسلم نے صحيح مسلم ميں روايت كيا ہے.

اور ايك روايت ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تكبر كى بنا پر لباس كھينچ كر چلنے والے كو اللہ تعالى ديكھے گا بھى نہيں "

متفق عليہ.

مسلمان مرد پر واجب ہے كہ وہ اللہ كا تقوى اختيار كرتے ہوئے اپنا لباس ٹخنوں سے اونچا ركھے چاہے وہ قميص ہو يا تہ بند يا پائجامہ يا جبہ، لباس ٹخنوں سے نيچے نہيں ہونا چاہيے، بلكہ افضل تو يہ ہے كہ آدھى پنڈلى تك ہو.

اور اگر تكبر كى بنا پر لباس ٹخنوں سے نيچے ركھا جائے تو يہ اور بھى زيادہ گناہ ہے، ليكن اگر سستى كى بنا پر ہو تكبر كى وجہ سے نہيں تو يہ بھى برائى ہے صحيح قول كے مطابق ايسا كرنے والا گنہگار ہے، ليكن اس كا گناہ تكبر كرنے والے سے كم ہے.

بلاشك و شبہ ٹخنوں سے نيچے لباس ركھنا تكبر كا وسيلہ اور ذريعہ ہے چاہے ايسا كرنے والا تكبر كا گمان نہ كرتا ہو، اور اس ليے بھى كہ احاديث ميں وارد شدہ وعيد عام ہے اس ليے اس معاملہ ميں سستى سے كام لينا جائز نہيں.

رہا ابو بكر صديق رضى اللہ تعالى عنہ كا قصہ اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو ان كا يہ كہنا كہ: ميرى تہ بند نيچے ہو جاتى ہے اور ميں اس كا بہت خيال ركھتا ہوں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں فرمايا:

" تو ان ميں سے نہيں جو يہ كام تكبر سے كرتے ہيں "

تو يہ اس شخص كے متعلق ہے جس كى حالت ميں ابو بكر صديق رضى اللہ تعالى عنہ جيسى ہو كہ تہ بند بغير كسى تكبر كے نيچے كھسك جائے ليكن وہ اسے اونچا ركھنے كا خيال ركھے اور بار بار اونچا كرتا رہے، ليكن وہ شخص

جو جان بوجھ کر اپنا لباس ٹخنوں سے نیچے رکھے تو یہ وعید اور سزا اس کو عام اور شامل ہو گی وہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی طرح نہیں.

لباس ٹخنوں سے نیچا رکھنے میں اوپر بیان کردہ وعید اور سزا کے ساتھ ساتھ اسراف و فضول خرچی اور لباس گندگی اور نجاست میں بھی پڑتا ہے، اور پھر اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی ہوتی ہے، اس لیے ہر مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس سے محفوظ رکھے.

اللہ تعالی ہی سیدھی راہ کی توفیق دینے والا ہے.